افسوس ساتھ چھٹتا ہے تم سے مرے امام
میری بھی کچھ وصیتیں سن لیں شہِ انام ۸۷
غسل و کفن بھی دیجو تمہیں یا فلک مقام
میرا جنازہ شب کو اٹھانا ذی احترام
تکلیف کوئی بچوں کو ہونے نہ دیجیو
میرے حسنؑ حسینؑ کو رونے نہ دیجیو

کس طرح فاطمہؑ کی قضا کا کروں بیاں
تھراتی تھی زمیں تو لرزتا تھا آسماں ۸۸
فرقت میں فاطمہؑ کے یہ بچوں کی تھی فغاں
ہم کو اکیلا چھوڑ کے اماں گئیں کہاں
قلب و جگر لرزتے تھے زینبؑ کے بین سے
لپٹے تھے ماں کے ہاتھ حسنؑ اور حسینؑ سے

سلطان کلک روک کہ پھٹتا ہے اب جگر
ارض و سماں اداس ہیں روتے ہیں بحر و بر ۸۹
اللہ سے بصدقہ زہراؑ دعا یہ کر
سائے میں پنجتن کے ہو مدحت کا یہ سفر
خدمت میں فاطمہؑ کی یہ لفظیں قبول ہوں
اس مرثیہ سے راضی خدا و رسولؐ ہوں

☆ ☆ ☆

خلق (امام حسنؑ)

دنیاوی معاملات میں یوم آخرت سب سے پہلا سوال اخلاق پر کیا جائے گا۔ اس سے اسلام میں اہمیتِ اخلاق واضح ہوتی ہے۔ خدا کی طرف سے منتخب تمام رہنمایانِ دین، انبیاء، اولیاء، اور آئمہ اپنے اپنے زمانے میں علم کے علاوہ خلق میں بھی عوام وخاص سے برتر و بہتر تھے۔ خصوصاً ہمارے نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مکارم الاخلاق پر فائز تھے ہر ہر قدم پر بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرتے تھے۔ تمام دوستوں سے ہی نہیں بلکہ مخالفین سے بھی خنداں پیشانی، عاجزی و انکساری و صاف گوئی سے پیش آنا اپ کے معمولات تھا، آپ کے اخلاق کی مثالیں مسلم کتب کے علاوہ غیر مسلمین کی بھی کتب میں وافر مقدار میں موجود ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ حسنؑ خلقت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہے۔ امامِ حسنؑ کے اخلاق کے بے پناہ واقعات کتب میں بھرے پڑے ہیں ان میں سے چند مختصراً پیش کئے جارہے ہیں:۔

چند فقرا اپنے جمع کئے ہوئے سوکھی روٹی کے ٹکرے کھا رہے تھے کہ امام حسنؑ کا ادھر سے گذر ہوا تو فقرا نے آپ کو دعوتِ طعام دی

www.emarsiya.com

اور آپ بلا تکلف انکساری کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے اور بعد میں سب فقرا کو اپنے مکان پر مدعو کر کے خاطر تواز ع کی اور سب کو مال وزر سے نوازہ۔

کسی نے آپ کی بکری کی ٹانگ توڑ دی آپ کے غلام نے اس کی ذمہ داری لی اور ٹانگ توڑنے کی وجہ معلوم کرنے پر کہا آپ کو رنج پہنچانے کے لئے یہ کام انجام دیا یہ سنکر آپنے غلام کو آزاد کر کے مالی امداد فرمائی

امیرِ معاویہ کے دسترخوان کا زلہ خوار آپ کو راستہ میں ملا اور آپ کو دیکھ کر آپ کے والد گرامی امیرِ المومنینؑ اور آپ پر سب وشتم کرنے لگا جب وہ خاموش ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تم مسافر ہو تمہاری کوئی حاجت ہو تو کہو میں پوری کرونگا، سواری دونگا، لباس و مال سے مدد کرونگا، اور اس کو اپنے ساتھ مکان پر لا کر مہمانی کی تو وہ شامی رو کر کہنے لگا کہ واقعی آپ حجتِ خدا ہیں میں بغض علیؑ رکھتا تھا اور اب میں آپ سے اور اہلبیت سے محبت کرتا ہوں۔

آپ کی شان میں قرآن میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں جن میں آیتِ تطہیر، آیتِ انما ولیکم، آیتِ مباہلہ، آیتِ قربیٰ، سورہِ کوثر، سورہِ ہل اتی زیادہ مشہور ہیں۔ اسی طرح بہت سی احادیث رسول ﷺ بھی تواتر سے ہیں۔ آپ کو جوانانِ جنت کا سردار کہا،

www.emarsiya.com

حسنؑ مجھ سے ہیں اور میں حسنؑ سے ہو، اپنی خنکی چشم اور جگر کا ٹکڑا بتایا۔ آپ بچپن سے ہی تربیتِ رسول، علیؑ و فاطمہؑ میں رہے اور طفلی میں ہی لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتے تھے۔ کبھی کسی کے سوال کے جواب سے عاجز نہ ہوئے اور برجستہ جوابات دئے۔

صلح حسنؑ آپ کا بڑا کارنامہ ہے جس سے مسلمانوں کی خانہ جنگی اور خون خرابی کا سدباب ہوا اور نقابِ ملوکیت الٹ کر حق و باطل آشکارہ کیا

خلق حلالِ مشکلات، صفاتِ ذات، انسان کی حیات، عجز کی کائنات، عظمت کی فرات، سببِ نجات، خالق کا التفات ہے۔ خلق آبروئے رسالت، کمالِ امامت، اوجِ ولایت، نشانیِ حشمت، کردار کی نضارت، بشر کی فضیلت، جنت کی بشارت، نوع انسان کے لئے عزت و شوکت، آدمی کی رفعت، کردار کی عظمت، سدرۂ ہدایت ہے۔ خلق حسن کی دلکشی، اخوت کی شبنمی، علم کی زندگی، حکمت کی غنچگی، عرفان کی چاندنی، ایقان کی تازگی، ایمان کی روشنی ہے۔ خلق طبیبِ روح انسانی، مسیحائے امراضِ روحانی، عفوو درگذر کی جولانی، عزو شرف کی نشانی، صفاتِ یزدانی، اوصاف کی جوانی، اور فطرتِ انسانی ہے۔

خلق ہدایت کی اذان، اوصاف حمیدہ کا گلدان، عظمت وحشمت

کا آسمان، حق و انصاف کا آستان، اخوت کا نشان، عینِ ایمان، روح کا وجدان، اوصاف کا قرآن، خدا کا خاص ارمغان، حسنِ عمل کا میزان، انسانیت کا ارمان، آدمیت کی شان، فطرت کا ترجمان، کردار کا پاسبان، جزالت کی شان، ہدایت کی آن، محکم ایقان اور ستونِ عرفان ہے۔

۔امام حسنؑ خلق کی کتاب، انکساری کا باب، عاجزی کی آب وتاب، حق مآب، امن کا آفتاب، سخاوت کا ماہتاب، عینِ اخلاق کا انتخاب، دلِ ملوکیت کا اضطراب، حلم کا انقلاب، اور گلشنِ دینِ فطرت کا گلاب ہیں۔ امامِ حسنؑ جوانانِ جنت کے سردار، صلح کے پروردگار، امن کے کردگار، ایتام وارامل کے مددگار، عفو ودرگذر کے علمدار، اسلام کی بہار، صناعِ خالق کے شاہکار، اخوت کے آبشار، نفاق کیلئے ضربِ تلوار، آیہ حسنِ کردار، عزم کا کہسار اور خلق کا افتخار ہیں۔ اے ممدوحِ یزداں، منارہِ ایقاں، عزتِ نوعِ انساں، بے سہاروں کے نگراں، ایثارِ جاوداں، عزم کے آسماں، افتخارِ قرآں، فکرِ جواں، انکساری کی اذاں، ستونِ ایماں، عصمت کے نشاں، طہارت کی شان، عفت کی آن، مکارمِ اخلاق کا سلام قبول فرما۔

سلطان نوگانوی

www.emarsiya.com

خلق (امامِ حسنؑ)

اے خدا فکرِ مضامین کو دے فکرِ جواں
کرعطا مجھ کو دبیرِ سخن آرا کی زباں ۱
قلبِ مدحت مرا بن جائے انیسِ وجداں
ہو مرے کلک سے پھر موجہِ اخلاق رواں
باغِ مدحت میں مرے فکر کی کلیاں کھل جائیں
میری تخئیل کو اوصافِ فرزدق مل جائیں
چمکے میرے افقِ قلب پہ مہتابِ سخن
مہکے خوشبوئے ولا سے مری مدحت کا چمن ۲
بھر دے دریائے نجف سے مرے خامہ کا دہن
رشکِ بادِ چمنِ خلد ہو فکروں کی پون
میرے لفظوں کو خدا عرشِ معانی دیدے
میری تخئیل کو معراجِ جوانی دیدے

نظم میں طرزِ سخن ہو جداگانہ میرا
لب پہ ہو بلبلِ سدرہ کے ترانہ میرا ۳
عرشِ مدحت پہ پڑھا جائے فسانہ میرا
مرثیہ میں ہو صدی میری زمانہ میرا

ہوئے مخمور ، سخن صبحِ بیاں سے میری
ہوں رواں ساز خطابت کے زباں سے میری
میرے اشعار کے اوزان ہوں میزانِ سخن
فخرِ فردوسِ بریں ہو یہ شبستانِ سخن ۴
قلبِ اسلوب پہ اترے مرے قرآنِ سخن
پہنچے پھر قاب و قوسین پہ عرفانِ سخن

آ کے جائے نہ سخن پر وہ جوانی دے دے
میرے افکار میں کوثر کی روانی دے دے
آئے مضموں میں مرے عرشِ علا کی رفعت
بندشِ مصرعِ مدحت ہو کہ فن کی غیرت ۵
برگِ نخلِ سخنِ مدح ہوں رشکِ جنت
مرثیہ شہرہِ آفاق ہو نازِ مدحت

سحرِ نو ہو عیاں طرزِ کہن سے میرے
مشک جنت کی چلے باغِ سخن سے میرے

www.emarsiya.com

چھلکے الفاظ سے شعروں کے میرے صدق وصفا
رشک ہو گنبدِ خضرا کا مرا رنگِ ثنا ۶
میرے اشعار پہ اخلاص کا سایہ ہو گھنا
برسے مدحت پہ مری حکمت و عرفاں کی گھٹا

بندشِ لفظ لئے دستِ فصاحت آئے
قافیئے گوندھنے مشاطہ مدحت آئے
چھائے خوشبوئے جناں دشتِ سخن پر میرے
آئے پھر موسمِ گل خامہِ فن پر میرے ۷
غیب سے فکر فشانی ہو سخن پر میرے
سایہ نہجِ بلاغت ہو دہن پر میرے

معنی لفظ سے ریحانِ بلاغت مہکے
میرے ہر لفظ سے خوشبوئے عقیدت مہکے
غیب سے بندشِ الفاظ میں ندرت آئی
مرثیہ کے لئے جذبوں میں عقیدت آئی ۸
نعمتِ علم ملی ، طبع میں جودت آئی
رف رفِ فکر کی تخئیل میں سرعت آئی

حمد سے آیا قلم ، مدحتِ حسنینؑ تلک
پہنچے افکارِ سخن قاب و قوسین تلک

پایا قرآن سے لفظوں کا سہارا میں نے
فکر کو نہجِ بلاغت سے سنوارہ میں نے ۹
ذوق کا دل میں ابھارا ہے ستارہ میں نے
مرثیہ کا رخِ پر نور نکھارا میں نے
بندشِ نظم کو میں نے نئے اسلوب دئے
کم دئے فن و ہنر پھر بھی بہت خوب دئے
یوسفِ حسن نے اسلوب کی زیبائی کی
بڑھ کے پھر عیسیِ خامہ نے مسیحائی کی ۱۰
خضرِ افکار نے بھی بادیہ پیمائی کی
ہو کے خم جذبِ عقیدت نے جبیں سائی کی
پھول چننے کے لئے خلدِ بریں آئی ہے
نظم میں میری وحی کی چمن آرائی ہے
ذوق پر ہونے فدا جوشِ خطابت آیا
قلبِ مضموں پہ مرے ابرِ بلاغت چھایا ۱۱
آئی مضموں پہ مرے کرنے صباحت سایا
میرے خامہ کو بہت حسنِ ملاحت بھایا
درس لینے کے لئے قمری سدرہ آئی
فکر باندھے ہوئے اخلاق کا سہرا آئی

www.emarsiya.com

مرثیہ کی مرے ہے بزمِ دبستان میں دھوم
گرد ہے میرے تخیل کے ، محاسن کا ہجوم ۱۲
بن گیا غیب سے ہر بند مرا کانِ علوم
ہو گئے نظم سے سب عیبِ عروضی معدوم
اس میں ایطا نہ تنافر ہے نہ تعقید کوئی
کر سکا میرے سخن پر نہ ہی تنقید کوئی
ہے حقیقت کا بیاں میرا مجازِ مرسل
لفظ یاقوت ہیں، ہر حرف مرا برگِ کنول ۱۳
ہے رعایت مرے الفاظ میں بے مثل دُول
بند ہے نخلِ تدبر مرا مضموں کو نپل
رمز و ایجاز و سلاست سے ہے بھرپور کلام
ہو گیا حسن سے تلمیح کی پر نور کلام
دوش پر خامہ نے رکھا ہے رعایت کا علم
اس میں فطرت ہے بلاغت کی یہ ایجاز شیم ۱۴
اس نے اطناب سے تحریر کیا خلق و کرم
کر دیا کلک نے میرے سرِ تعقید قلم
حشو و آورد کبھی اس کے قریں آ نہ سکے
صرف اور نحوِ سخن دور کبھی جا نہ سکے

نقطے ، الفاظِ ثنا کے ہیں چمکتے جگنو
مرثیہ کا مرے چہرہ ہوا رشکِ مہ و ۱۵
آ کے مشاطہ بندش نے سنوارے گیسو
پائی افکار نے قرآنِ ہنر کی خو بو
مخزنِ لعلِ یمن ہو گیا مضموں میرا
کلک ،مداحِ حیدرؑ بنا ، مفتوں ، میرا
نازِ مدحت کو ہے اعجاز بیانی پہ مری
فخر ہے علم و ہنر کو ہمہ دانی پہ مری ۱۶
رشک کوثر کو ہے شعروں کی روانی پہ مری
خلد حیران ہے فکروں کی جوانی پہ مری
حسنِ مدحت نے مرے رنگ دکھائے کیا کیا
فن کے صحرا میں گلستان سجائے کیا کیا
رنگِ دانائی ٹپکتا ہے سخن سے میرے
نورِ عرفان چمکتا ہے سخن سے میرے ۱۷
بادۂ فکر چھلکتا ہے سخن سے میرے
باغِ ادراک مہکتا ہے سخن سے میرے
مشکِ فردوس میں خوشبو خطِ ریحانی کی
میرے افکار میں رفعت ہے سخندانی کی

www.emarsiya.com

میرے لفظوں پہ تدبر کی گھٹا چھائی ہے
چشمۂ فن کے برسنے کی صدا آئی ہے ۱۸
حسن نے میری صناعت سے جلا پائی ہے
باغِ جنت بھی مری نظم کا شیدائی ہے
گردِ افکار کے بادِ سحری گھومتی ہے
میرے الفاظِ سخن مشکِ ختن چومتی ہے
فکر بھی پڑھتی ہے تسبیحِ ثنا اللہ کی
جھوم کر کلک بھی لکھتا ہے ثنا طاہا کی ۱۹
رزقِ مدحت نے مری کھائی قسم زہراؑ کی
قلب میں میرے مودت ہے ذوی القربا کی
مدحتِ آلِ محمدؐ میں ہے سرشار قلم
عشق میں حبِ حسنؑ کے ہے گرفتار قلم
فکرِ مدحت سے مری رنگِ ملاحت ٹپکا
روئے مدحت پہ مری جلوۂ فطرت دمکا ۲۰
میرے اسلوب سے ریحانِ نضارت مہکا
کلکِ فن سے ہنرِ صبحِ صباحت چھلکا
رشکِ جنت ، چمنِ نظم ہے دم سے میرے
ہے رواں موجہ حق نطقِ قلم سے میرے

ہو گیا مہبطِ الہام مرا قلبِ قلم
نظمِ مدحت کی زمیں ہوگئی کچھ اور بھی نم ۲۱
برسا جذباتِ عقیدت پہ مرے ابرِ کرم
پہنچا مدحت کا مری اوجِ ثریا پہ حشم
میرے اشعار سے ریحانِ بقا پھیلی ہے
خلق کی مدح میں آواز مری پہلی ہے
خامہ نظم ہے مداحِ درِ پیغمبر
نطق سے جس کے نکلتے ہیں مودت کے گہر
اس کی تحریر کا ہر لفظ ہے رشکِ گلِ تر ۲۲
شکر خالق کا کہ چلتا ہے یہ راہِ حق پر
راقمِ مدحتِ عترت ہے یہ اعزاز اس کا
یہ ہے ممدوحِ خدا رشکِ اذاں ساز اس کا
حق ہے، پابندِ وفائے شہِ ابرار قلم
ہر زمانہ کے لئے مصلحِ کردار قلم ۲۳
بیعتِ باطلِ دوراں سے ہے انکار قلم
زیارتِ حق کے لئے دیدۂ بیدار قلم
یہ ہے مداح بھی ، ممدوحِ الٰہی بھی ہے
چشمِ بینا بھی ہے اور عرش نگاہی بھی ہے

www.emarsiya.com

یہ ہے محبوبِ خداوندِ دو عالم کا حبیب
مالکِ لوحِ فلک ، نوعِ بشر کا یہ نصیب ۲۴
حق کا داعی ہے یہ مداحِ عترت کا نقیب
حکمِ رب سے مرضِ روحِ بشر کا یہ طبیب
صانعِ خلق کی تخلیق میں آغاز اس کا
کشف اللہ نے قرآں میں کیا راز اس کا
صنعتِ خالقِ یزداں کا ہے شہکار قلم
شمعِ افروزِ مشیت کا ہے انوار قلم ۲۵
کبھی سلمانؑ ہے ، کبھی میثمِ تمارؑ قلم
غیر فرار کبھی اور کبھی جرار قلم
بحرِ ظلمات میں طوفاں کے لئے ساحل ہے
ہر زمانہ میں جہالت کا یہی قاتل ہے
خلق کی ، دل پہ بنائی ہے قلم نے تصویر
اس نے دکھلائی ہے انسان کو حق کی تنویر ۲۶
قلمِ حق ، سرِ ظلمت پہ لٹکتی شمشیر
سازِ دانائی مرے خامہ مدحت کی صریر
حسنِ کردار کے عارض کا ، قلم غازہ ہے
کشورِ علم و عمل کا یہی دروازہ ہے

نفسِ خامہِ مدحت میں ترانے کیا کیا
علم کے اس نے لٹائے ہیں خزانے کیا کیا ۲۷
کبر پر اس نے لگائے ہیں نشانے کیا کیا
کلک کے قبضہِ قدرت میں زمانے کیا کیا

نطقِ روحانی میں مجذوب ہے دیوانہ ہے
حشر کی دھوپ میں فردوس کا پروانہ ہے

میرے افکار کو الفاظ میں ڈھالا اس نے
نیم جاں قلب کو انساں کے جگایا اس نے ۲۸
علم و حکمت کا دیا دل میں جلایا اس نے
سادہ کاغذ کو بھی قرآن بنایا اس نے

میرے خامہ نے مئے حبِ ولایت پی ہے
شاعری کو مری اس نے ہی زباں بخشی ہے

موجِ وجداں ہے رواں جس سے وہ مدحت کی زباں
اس سے نکلا ہوا ہر لفظ ہے حکمت کا نشاں ۲۹
باغِ جنت کو خمار آئے وہ جادوئے بیاں
اس نے دی ماذنہِ دل پہ تدبر کی اذاں

اس کی رفتار کا رف رف کو بھی احساس نہیں
ناپے جو اس کی طلاقت کو وہ مقیاس نہیں

www.emarsiya.com

موجہِ چشمہِ کوثر ہے زبانِ مدحت
اس سے گونجی ہے ہمیشہ ہی اذانِ مدحت ۳۰
یہ علم اجرِ رسالت کا ، نشانِ مدحت
ذاکرِ خالق و احمدؐ ہے یہ جانِ مدحت

شکر صد شکرِ خدا ، مجھ پہ عطائے رب ہے
مدحتِ آلِ محمدؐ سے یہ رکتی کب ہے

رنگ مدحت کا ٹپکتا ہے زباں سے میری
گلشنِ نظم مہکتا ہے زباں سے میری ۳۱
حسنِ فطرت کا جھلکتا ہے زباں سے میری
بلبلِ علم چہکتا ہے زباں سے میری

گائے مرغانِ خطابت نے ترانے اسکے
نقش ہیں قلبِ اخوت پہ فسانے اسکے

آئی ہے میری زباں سے رخِ مدحت پہ بہار
یہ سکوں بہر فصاحت ، یہ خطابت کا قرار ۳۲
غیب سے اس کو ملا نہجِ بلاغت کا شعار
مردمِ چشمِ فصاحت میں اسی کا ہے خمار

اس نے مدحت کے سبب آبِ بقا چکھا ہے
اس سے پیمانہِ صہبائے ولا چھلکا ہے

اس نے پی رکھی ہے وہ اجرِ رسالت کی شراب
ذکر قرآن میں جس کا ، وہ مودت کی شراب ۳۳
جس میں ہے عشقِ علیؑ ایسی قیامت کی شراب
حسنِ مداحِ توحید و نبوت کی شراب
نور ایماں کا ہے، ایقانِ ولایت جس میں
حسنِ کردارِ عمل، ذوقِ عبادت جس میں
ذکر ہے سورہِ 'انسان' میں جس کا وہ شراب
بہرِ مسلم جو بنے وجہِ تولا وہ شراب ۳۴
جس کو پیتے تھے بڑے شوق سے طاہا وہ شراب
جس سے کرتی تھیں وضو فاطمہ زہراؑ وہ شراب
جس میں خوشبوئے ولا دستِ خدا سے حل ہو
جس کا اخلاص سے چکھنا بھی جناں کا پھل ہو
ساقیا، جس سے ملے معرفتِ ربِ علا
نورِ والشّمس ہو جس میں وہ شرابِ صہبا ۳۵
جس میں ہو حبِ علیؑ ، عشقِ رسولؐ دوسرا
تفلحو جس کا اثر ہو وہ مئے ناب پلا
دار پر آ کے جو مے میثمِ تمار نے پی
پشتِ احمدؐ پہ جو مے خلد کے سردار نے پی

www.emarsiya.com

پی جو مے حضرتِ داؤدؑ نے پائی قوت
جس کے پینے سے براہیمؑ نے پائی خلت ۳۶
اسکی چاہت تھی جو آدم نے ہے چھوڑی جنت
جس کے پینے سے نبیوں کو ملی ہے حرمت
جس کے اک جام سے عیسیٰؑ کا مرض دور ہوا
روئے یوسفؑ بھی جسے پینے سے پرنور ہوا
مشک جس جام کی بالائے فلک تک جائے
جس کے پینے سے نشہ حبِ علیؑ کا آئے ۳۷
رند پی کر سندِ زہد و تقویٰ پائے
بے عمل پی لے تو ریحانِ عمل مہکائے
پنجتن جس پہ ہو کندہ وہی پیمانہ دے
فقر میں پینے سے جو فطرتِ شاہانہ دے
میرا ساقی ، مرا ممدرح ، جہاں کا رہبر
سیدِ خلد بریں ، ختمِ رسالت کا گہر ۳۸
قلبِ زہراؑ و علی ،احمدِ مرسل کا جگر
نطق سے اس کے عیاں خلقِ نبی کا جوہر
امنِ ہستی کے لئے بے بہا سرمایا ہے
باغِ اسلام کو اخلاق سے مہکایا ہے

خلق کے پھول کھلے ہیں تو یہ مہکا ہے چمن
غنچۂ لب نے سجایا ہے عمل کا آنگن ۳۹
اس سے مخمور دبستاں ہے تو سرشار سخن
حسنِ کردار پہ آئی ہے اسی سے جوبن
خلق نے صبحِ محبت کی اذانیں دی ہیں
اس نے شاہینِ فضیلت کو اڑانیں دی ہیں
اس میں کلیوں کا تبسم ، یہ گلستاں کی بہار
اس سے تزئینِ چمن یہ ہے نضارت کا وقار ۴۰
شبنمی اس سے عیاں ، موسمِ گل کا یہ شعار
اس میں شبنم کی نزاکت ہے تو پھولوں کا نکھار
باغِ ایقان میں یہ صبح کا نظارہ ہے
عالمِ عدل میں یہ امن کا نقارہ ہے
دلکشی ہے یہ سخن کی ، رخِ ایقاں کا نکھار
روشنی کا ہے یہ چشمہ ، یہ زباں کا ہے وقار ۴۱
سوزیِ قلب ہے ، تخلیقِ جہاں کا شہکار
غنچگی اس میں ہے پنہاں یہی عرفاں کی بہار
امنِ عالم کو اسی خلق نے دمکایا ہے
اس نے انسان کے کردار کو مہکایا ہے

www.emarsiya.com

خلق نے چہرۂ انساں کو کیا ہے روشن
تابناکیِ عمل ، یہ چمکِ درِ یمن ۴۲
اس سے پرنور ہوا پیار و محبت کا گگن
اسمیں ہے آبِ بقا اسمیں ہے الفت کی پھبن
رونقِ ہستیِ عالم کو بڑھایا اس نے
ورقِ زیست ضیا بار بنایا اس نے
خلق ، حسنِ چمنِ علم ہے اقدار کا باغ
خلق سے چھلکا ہے صہبائے محبت کا ایاغ ۴۳
اس نے ہر دور میں بدلا ہے تکبر کا دماغ
شمعِ افروزِ نظر ہے یہ ملاحت کا چراغ
عزتِ نفس کو دنیا میں اجالا اس نے
قلبِ فولاد بشر موم میں ڈھالا اس نے
خلق ہے حسنِ چمن ، گلشنِ اسلام کا گل
عالمِ عدل و عدالت میں ہے اخلاق کا غل ۴۴
انبیاء کی ہے یہ پہچان ، یہی وصفِ رسل
یہ ملاحت کی صدا ، حسنِ سخن کا بلبل
خلق وہ خلق ہے جو صدق کے جزدان میں ہو
نورِ فطرت ہے جو ہر قلبِ مسلمان میں ہو

خلق ہے غنچۂ کردار ، فضیلت کا نشاں
خلق آوازِ یقیں اور فراست کی اذاں ۴۵
خلق ہے حبلِ متیں اور اخوت کا مکاں
خلق ہے کلمۂ شیریں ، یہ محبت کی زباں
باغ کو نفرت و نخوت کے اجاڑا اس نے
روئے دنیائے عداوت کو بگاڑا اس نے
خلق ہے پیار کی آواز ، محبت کی غزل
خلق ہے جھیل ذکاوت کی، فراست کا کنول ۴۶
شمعِ افروزِ جہاں ،خلق ہے مصباحِ عمل
خلق سے قلبِ عداوت میں ہوئی ہے ہلچل
موجۂ خلق سے ابھرے ہیں ترانے کیا کیا
اس میں پنہاں ہیں فضیلت کے خزانے کیا کیا
عشوۂ دیدۂ کردار ہے انوارِ ہزار
رفعتِ عرشِ عمل،خلق ،فضیلت کا حصار ۴۷
نغمۂ کن فیکوں ، زمزمۂ بادِ بہار
حلم ہے اس پہ فدا ، امن و اماں اس پہ نثار
اس کو اقلاب کے زخموں کا مداوا کہئے
کیوں نہ اس کو دلِ مظلوم کا ملجا کہئے

www.emarsiya.com

خلق ہے حسنِ سحر ، نور الٰہی کی چمک
چہرہ صانعِ اوصاف کی اس میں ہے جھلک ۴۸
حسنِ اخلاق سے ہے شاخِ فضائل میں لچک
خلق ہے رمزِ مراتب ، یہ ہے حکمت کی مہک
خلق وہ خلق ہے جو عشق کی میزان میں ہو
اشرفِ خلقِ خدا ہے یہ گر انسان میں ہو
خسروِ لیل ہے ، دارائے مہ و مہر و نجوم
یہ شہنشاہِ ضیا ،اس میں کمالات کی دھوم ۴۹
مشکِ کردار ہے یہ حسنِ عمل سے مشموم
حاصلِ انعام ہے یہ ربِ علیٰ کا مقسوم
خلق ہی سیدِ اوصاف ہے انساں کے لئے
یہ پسندیدہ عمل خالقِ یزداں کے لئے
خلق ہے حسنِ عمل ،خلق تجمل کا نشاں
حق کی آواز ،لبِ آبِ بقا کی ہے اذاں ۵۰
آدمیت کے لئے خلق بنا ہے میزاں
آدمی کو ملی اس خلق سے شانِ انساں
چشمِ نفرت کو رہِ عشق دکھائی اس نے
اپنی سانسوں سے شمعِ بغض بجھائی اس نے

قل ھو اللہُ احد جس کا ہے عنواں وہ خلق
لم یلد جس کے لئے کاشفِ ایماں وہ خلق ۵۱
لم یُلد جس کا ہوا نازشِ پیماں وہ خلق
ہے احد جس کی کبھی جاں کبھی ایماں وہ خلق

حسنِ کردارِ بشر کا یہی سرمایا ہے
نامِ شبّرؑ نے اسی خلق کو سمجھایا ہے

فطرتِ صدق و صفا ، یہ ہے نبوت کا مزاج
خلق مرہم ہے، ہر اک زخمِ شقاوت کا علاج ۵۲
خلق ، حلال مشاکل ہے ، مسیحائے سماج
خلق ہے خضرِ رہ عدل ، یہ شمعِ منہاج

باغِ الفت کا اسی خلق نے مہکایا ہے
اس کی ضو نے چمکِ طور کو شرمایا ہے

یہ کبھی زیورِ کردار ، کبھی حسنِ عمل
شمعِ انوارِ فضیلت ہے ، شعوری مشعل ۵۳
جامِ کوثر سے یہ شیریں ہے، یہی قندِ عسل
آبِ کردار ہے ، انسان اسی سے افضل

اس کی گرمی دلِ آہن کو بھی پگھلاتی ہے
اس کی خو قلب میں گلِ عشق کا مہکاتی ہے

www.emarsiya.com

خلق اک نغمۂ جبریل ہے قرآں کی قسم
حسنِ اوصافِ الٰہی ہے یہ یزداں کی قسم ۵۴
مہبطِ وحیِ خداوند ہے وجداں کی قسم
علم و حکمت کا گلِ تر ہے یہ عرفاں کی قسم

قلبِ آہن کو دلِ موم بنایا اس نے
دشت میں باغِ محبت کا اگایا اس نے

اس سے تزئینِ عمل امن کی جاگیر ہے یہ
صانعِ حسن کے اوصاف کی تصویر ہے یہ ۵۵
کلکِ فطرت نے جو لکھی ہے وہ تحریر ہے یہ
کعبۂ صدق و صفا ، طور کی تنویر ہے یہ

قلبِ شفاف کی اس نے ثنا خوانی کی ہے
اس نے کردار پہ انوار فشانی کی ہے

ہیں اسی خلق کی معراج حسنؑ ابنِ علیؑ
عدل و انصاف کا معراج حسنؑ ابنِ علیؑ ۵۶
صدق و ایقان کا سرتاج حسنؑ ابنِ علیؑ
جود و ایثار کی امواج حسنؑ ابنِ علیؑ

کوثرِ خلق بھی ان سے ہی روانی مانگے
نہرِ تسنیمِ عنایات بھی پانی مانگے

آیۂ صدقِ نبیؐ ، سورۂ کوثر کا بھرم
نازشِ تیغِ علیؑ ان کی ہے تحریرِ قلم ۵۷
صاحبِ علمِ غنی اور شہ جود و کرم
فخرِ قرآنِ جلی ، شانِ خدا ، رشکِ حرم
رہنمائے دو جہاں سیدِ جنت ہیں حسنؑ
نعرۂ صلی علیٰ ،لائق مدحت ہیں حسنؑ

راکبِ دوشِ پیمبر ، یہ نبی کا پیکر
آپ سر تا بقدم ،خلقِ خدا کا جوہر ۵۸
خالقِ صدق و صفا ، آپ سخاوت پرور
مجتبیٰ ، سبطِ نبیؐ ، خسروِ جنت ، شبرؑ
عظمتِ سنتِ پیغمبرِ اسلام ہیں یہ
گود میں زہراؑ کے اترا جو وہ الہام ہیں یہ

حسن میں نورِ خدا ،خلق میں ہم شکلِ نبیؐ
فکر میں حضرتِ عمرانؑ سخاوت میں غنی ۵۹
حلم میں فاطمہ زہراؑ یہ شجاعت میں علیؑ
نورِ توحید خداوند کی آیاتِ جلی
وارثِ علمِ نبیؐ ، دین کی تقدیر ہیں یہ
راہِ اعمال میں قرآن کی تفسیر ہیں یہ

www.emarsiya.com

موجزن انکے رگ و پے میں ہے خلقِ خاتم
چشمۂ فکر ہیں یہ ، موجۂ دانائی حشم ۶۰
بیکراں قلزمِ اوصاف یہ شانِ زمزم
ان کے دم سے نظر دین میں ہے دم ہمہ دم
نام سے ان کے ، دعاؤں نے سنبھلنا سیکھا
انگلی پکڑے ہوئے اسلام نے چلنا سیکھا

غنچۂ خلد ہیں یہ میوۂ طوبائے فلک
رشکِ خوشبوئے جناں انکے پسینہ کی مہک ۶۱
انکے کردار کی شاخوں میں سخاوت کی لچک
انکے الفاظ میں درہائے شرافت کی کھنک
دینِ فطرت میں انھیں کی چمن آرائی ہے
چہرۂ خلق پہ ان سے ہی چمک آئی ہے

رفعتِ خلقِ رسولؐ عربی ، عرش مقام
ناطق مصحفِ قرآن ، مشیت کا کلام ۶۲
جانِ توحید یہ احمدؐ کی شریعت کا دوام
نام سے ان کے عیاں خلق و مروت کا پیام
ورقِ دل پہ مہ و مہر اگائے اس نے
بن گئے ہیرے جو پتھر بھی تراشے اس نے

صاحبِ مسندِ اوصافِ خدائے دو جہاں
ان کے اجلال ہیں بنتِ شہِ ابرار کی شاں ۶۳
ہیں زمانہ کے محمدؐ، یہ یداللہ کی جاں
خلقِ احمدؐ کا بھرم، علمِ مشیت کا نشاں
پرچمِ خلق و سخاوت کا علمدار حسنؑ
ہیں الوہیتِ انسان کا شہکار حسنؑ
ان کے ہر ایک عمل پر ہوا عرفاں قرباں
محفلِ خلق میں ہے ان کا دہن غنچہ فشاں ۶۴
ان کی ہر سانس سے ہے موجہ اخلاق رواں
نطق سے ان کے نکلتی ہے تو قرآں کی زباں
ان سے ہے دین کی عزت انھیں حرمت کہئے
فرقِ انساں پہ برستی ہوئی رحمت کہئے
منبعِ جود و سخا ، مرکزِ علم و ادراک
موجہ قندِ عسل ان کی زبانِ بے باک ۶۵
تیغ ہے ان کا قلم، حلم ہے ان کی پوشاک
نفسِ احمدؐ ہیں یہ مصداقِ خلقتُ افلاک
یہ بشر ان کے سبب اشرفِ مخلوق ہوا
روبرو ان کے ، خضر علم کا مرزوق ہوا

www.emarsiya.com

اوج ہے خلق کا یہ صبر و تحمل کا کمال
خسروِ حلم و سخا ، بادشہ حسن و جمال ۶۶
چشمہ صدق و صفا ،کوثرِ اعمالِ زُلال
جامعِ دبدبہ و جاہ و جلال و اقبال
موسیِ فیض نے قدموں پہ جبیں سائی کی
خلق کی ان کے غلاموں نے بھی مولائی کی
کاغذِ امن پہ ہے نطقِ خدا ان کا قلم
موجہ چشمہ اخلاص و سخا ان کا قلم ۶۷
قلب پر زخمِ شقاوت کے شفا ان کا قلم
مبدءِ معرکہ کرب و بلا ان کا قلم
ان کا لب امن کا قرآن حدیبیہ ہے
فکر میں ان کی نہاں قلزمِ عدلیہ ہے
خالقِ حق کی زباں، ناطقِ قرآں ہے حسنؑ
نطقِ معبود میں اخلاق کا اعلاں ہے حسنؑ ۶۸
خالقِ لطف و کرم، امن کا یزداں ہے حسنؑ
جسمیں خالق کے ہیں اوصاف وہ انساں ہے حسنؑ
بغض کی پیاس میں اخلاق کا پانی ہے حسنؑ
موجہِ خلق و اخوت کی روانی ہے حسنؑ

تاجِ توحید کا دُر ، ختمِ رسالت کا نگیں
حاملِ صدق و صفا ، پیکرِ اخلاقِ حسیں ۶۹
اس کو اللہ نے قرآں میں کہا حبلِ متیں
اس کے انوار سے تخلیق ہوئی خلدِ بریں
نور سے ان کے شمعِ دینِ سخا جلتی ہے
ان کے اخلاق کی جنت میں ہوا چلتی ہے
قمری باغِ سخا ، طوطیِ بستانِ صفا
امنِ عالم کے لئے خاص مشیت کی عطا ۷۰
علم و حکمت کی پون، خلق و مروت کی صبا
سلکِ توحید و رسالت کا یہ درِ بے بہا
خلق سے ان کے رخِ دین پہ آب آئی ہے
ان کے فیضان کی دنیا پہ گھٹا چھائی ہے
حسن ان کا ہے کہ برہانِ وجودِ اللہ
دونوں عالم پہ نظر ان کی ، یہی عرش نگاہ ۷۱
یہی آوازِ الستُ ہیں یہی اس پہ گواہ
بغض ہے انکا سقر ان سے عداوت ہے گناہ
جامِ کوثر سے بھی شیریں ہے محبت ان کی
حشر کا نامہِ جنت ہے مودت ان کی

www.emarsiya.com

عرشِ توحید کا مہتابِ امامت کہئے
ان کو سر تا بقدم عکسِ رسالت کہئے ۷۲
کیوں کہوں حاملِ عفت انھیں عصمت کہئے
نطقِ قرآں میں انھیں دیں کی شریعت کہئے
حسنِ کردار کی کونپل میں نمو انکا ہے
قلبِ دیں میں جو رواں ہے وہ لہو ان کا ہے
جس کی سانسوں سے کھلے بابِ فراست وہ حسنؑ
جس کی خوشبوئے بدن نازشِ جنت وہ حسنؑ ۷۳
جس کی ڈیوڑھی پہ ہو خم آ کے ولایت وہ حسنؑ
جس کے ہر لفظ میں پنہاں ہے ذکاوت وہ حسنؑ
چہرہِ فکر منور ہے انھیں کے دم سے
ان کا جلوہ ہی عیاں ہے عملِ پیہم سے
ان میں جرأت کی ہے قوت تو شجاعت کا ہے جوش
نیک خو، فخرِ رسولاں ہیں یہ ممدوحِ سروش ۷۴
عکسِ محبوبِ خداوند کا ، اخلاق بدوش
نور وہ نور کہ ہوں موسیِ عمرانؑ بے ہوش
عرشِ اخلاق و سخاوت ہے کہ ایواں ان کا
یہ ہیں الفت کا چمن ، حسنِ گلستاں ان کا

عصرِ دوراں کے محمدؐ ہیں شہنشاہِ انام
ہیں ولی ابنِ ولی اور امام ابنِ امام ۷۵
عکسِ احمدؐ ہیں یہ ایثار و قناعت کا پیام
پیکرِ خلق و اخوت میں یہ حق کا پیغام
دشتِ مایوسی میں کوثر کی روانی ہیں حسنؑ
عالمِ بغض میں الفت کی نشانی ہیں حسنؑ
گل زباں اور گل اندام و گلِ حلم و کرم
خوش بیاں اور خوش اخلاق و خوش اطوار و حشم ۷۶
موجِ حق، موجِ سخا ہیں یہی موجِ زمزم
صدق خو، پاک نسب، نیک حسب، خلق شیم
خلعتِ خلق کا ہر بندِ قبا کھول دیا
بن کے میزان جہانوں کا عمل تول دیا
حق کے مجموعہ اوصاف کا مظہر ہیں یہ
کشتیِ امتِ مرحوم کا لنگر ہیں یہ ۷۷
کوثرِ خلق میں الفت کا شناور ہیں یہ
ظلمتِ لیل میں نورِ شہ خاور ہیں یہ
دینِ فطرت میں انھیں کی چمن آرائی ہے
چہرۂ خلق پہ ان سے ہی چمک آئی ہے

www.emarsiya.com

چمنِ خلق ہے سرسبز قدم سے ان کے
عدل بھی زندۂ جاوید ہے دم سے ان کے ۷۸
موجۂ امن رواں دستِ قلم سے ان کے
ہے عیاں نورِ خدا جاہ و حشم سے ان کے
چہرہ دنیا کو دکھایا ہے الوہیت کا
کلک سے اپنے کیا قتل ملوکیت کا
آیۂ صدقِ خدا ، سورۂ کوثر ہیں حسنؑ
آرزوئے شہ لولاک کا پیکر ہیں حسنؑ ۷۹
کعبۂ خلق و عنایات کے دلبر ہیں حسنؑ
جس پہ قربان ہے میزاب وہ جوہر ہیں حسنؑ
ان کے پا کا فلکِ عزم سے بالا قد ہے
خلق کا ان کے ، ثنا خواں ہجرِ اسود ہے
عرشِ ایماں، فلکِ شانِ سخاوت ہیں حسنؑ
دلبرِ بنتِ نبیؐ ، جانِ طہارت ہیں حسنؑ ۸۰
رہنمائے دو جہاں ، آنِ امامت ہیں حسنؑ
مخزنِ خلق و کرم، کانِ فضیلت ہیں حسنؑ
قیدِ نفرت سے دلِ کبر کو آزاد کیا
کشورِ بغض و حسد خلق سے برباد کیا

کوزہِ دل میں مقید ہے سخا کا دریا
ان سے برسی دلِ انساں پہ عنایت کی گھٹا ۸۱
ان کے کردار سے پائی ہے شریعت نے جلا
نفسِ خلق سے ان کے ،ملی عیسیٰؑ کو شفا

یوسفِ حسن نے ان سے ہی حیا پائی ہے
موسیِ نطق میں ان کی سخن آرائی ہے
رحلِ اخلاق پہ قرآنِ مشیت ہیں حسنؑ
کوثرِ صدق کا میخانہِ عصمت ہیں حسنؑ ۸۲
سوزِ اخلاق لئے سازِ حذاقت ہیں حسنؑ
نفسِ حق ،نغمہِ توحیدِ بلاغت ہیں حسنؑ

نورِ اخلاق سے خالق نے نکھارا ان کو
اپنے اوصافِ حمیدہ سے سنوارا ان کو
ان کے انفاس سے آوازِ اذاں آتی ہے
عرقِ جسم سے خوشبوئے جناں آتی ہے ۸۳
انکی مدحت سے تخیل میں بھی جاں آتی ہے
کس سخن ور کو بھلا ان کی زباں آتی ہے

فرقِ مغرور پہ اخلاق کی تلوار ہیں یہ
قلم و نطقِ مشیت کے علم دار ہیں یہ

www.emarsiya.com

جز سخاوت کا ہے یہ سارا جہاں کل ہیں حسنؑ
جس پہ نازاں چمنِ نظم ہے وہ گل ہیں حسنؑ ۸۴
وصفِ اوصافِ حمیدہ کا تجمل ہیں حسنؑ
ابتدا دین کی قرآں ہے تکامل ہیں حسنؑ

اب بھی آفاقِ سخا ان کی اذاں دیتے ہیں
دینِ فطرت کو یہ پیغامِ اماں دیتے ہیں
ناظمِ عالمِ ہستی ، یہ زمانہ کا علیؑ
علم وعرفان وصداقت میں حسنؑ عکسِ نبی ۸۵
جانشیں احمدؐ مرسل کا ولیوں کا ولی
اس کا ارفع ہے حسب اور یہ اعلیٰ نسبی

کن کی آواز ہے اور نغمہِ جبریل حسنؑ
علمِ قرآں ہے حسنؑ عزم کی انجیل حسنؑ
عرش پر علمِ لدنی کا یہ خورشیدِ کمال
مغربِ کبر و حسد ،جہل وتکبر کا زوال ۸۶
پرتوِ خلقِ نبی ، زورِ علیؑ کا اجلال
طبعِ حلمیت و انصاف سیر، خلق مقال

حرص تا حشر ہے خم جس پہ وہ تحریر ہے یہ
ہو بہو خالقِ اوصاف کی تصویر ہے یہ

ہادمِ حرص و ملوکیت و کبرِ سلطاں
سم جہالت کے لئے اس کا بیاں، زہر گماں ۸۷
سانس سے ان کی رواں موجۂ خلق یزداں
حسنِ اوصافِ خدا ، غیرتِ نوعِ انساں
داورِ خلق ہے اخلاقِ جہاں تاب ہے یہ
عرشِ اوصافِ خداوند کا مہتاب ہے یہ
ان کا ہر خلق پہ بارانِ سخا برسا تھا
خلق سے ان کے ہر اک دشمنِ دیں جلتا تھا ۸۸
چشمِ حاکم میں وجودِ شہِ دیں چبھتا تھا
ان کا اجلال حکومت کو بہت کھٹکا تھا
شام کو نورِ سحر ہوتا گوارہ کیسے
توڑا حاکم نے سخاوت کا ستارہ کیسے
بڑھ کے فرعون نے پھر صلحِ حسن کو رو ندا
ٹکڑے قرآں کیا ، اسلام پہ بھی وار ہوا ۸۹
کلِ ایمان پہ بھی سب وشتم ہونے لگا
لالچ و زر سے کیا جانِ حسن کا سودا
بنی ہاشم پہ امیہ کے ستم ہونے لگے
سر بھی عترت کے ہر اک سمت قلم ہونے لگے

www.emarsiya.com

نہ تو سنت کا رہا پاس نہ ہی خوفِ خدا
جام دربار میں چلتے تھے ، جوا بھی تھا روا ۹۰
محفلیں رقص کی ہوتی تھیں سرِ عام بپا
قتل و غارت کا تھا بازار گرم صبح و مسا
گردِ سفیانی تھی چھائی ورقِ قرآں پر
پہرے دولت کے سرِ عام لگے ایماں پر
آ گئے خلقِ نبی لے کے امامِ امت
عام کرتے رہے ہر طرح نبی کی سنت ۹۱
بن گئے حافظِ قرآن ، خدا کی حجت
ہو کے بیخوف وخطر کرتے تھے دیں کی نصرت
صبر سے کام لیا ظلم اٹھایا دل پر
بن گئے دیں کی سپر آپ ہر اک منزل پر
آمریت کو یہ تبلیغ نہ ہرگز بھائی
قلب میں فطرتِ آبائی نے لی انگڑائی ۹۲
ذہنِ باطل پہ پھر ابلیس کی خصلت چھائی
پھر بنی شام میں ترکیبِ سمِ فرسائی
زہر دلوا دیا اللہ کے شیدائی کو
مارا کس ظلم سے توحید کے سودائی کو

توڑا امت نے پھر اک اور امامت کا پھول
بال بکھرائے ہوئے آئے مدینہ سے رسولؐ ۹۳
پہنچے حیدرؑ بھی نجف چھوڑ کے با قلبِ ملول
خواب میں دیکھا کہ سر کھولے ہوئے آئیں بتولؑ
غم کی ماری ہوں میں امت کی ستائی بیٹا
بولیں لینے میں تمھیں خلد سے آئی بیٹا
ہو کے بے چین اٹھے خواب سنایا سب کو
دے کے آوازِ حزیں پاس بلایا سب کو ۹۴
حسرت و یاس سے غم اپنا بتایا سب کو
ذکر سے فاطمہ زہراؑ کے رلایا سب کو
رو کے کہتے تھے کہ اب موت کی ساعت آئی
سن کے شبرؑ کا بیاں گھر میں قیامت آئی
زہر قاتل کا اثر قلب پہ پھر ہونے لگا
دل کو پکڑے ہوئے کہتا تھا نبی کا بیٹا ۹۵
اے مرے بھائی تمھیں ربِ علیٰ کو سونپا
حالتِ جان کنی میں بھی اٹھے دستِ دعا
بخشش امتِ عاصی کے لئے روتے تھے
غم میں بھائی کے کبھی گریہ کناں ہوتے تھے

www.emarsiya.com

طشت میں گرنے لگا قلب جو ٹکڑے ہو کر
ہو گیا راہیِ فردوس علیؑ کا دلبر ۹۶
مبتلائے غم و اندوہ ہوئے جن و بشر
خانہ ختمِ رسل میں ہوا برپا محشر
نوحہ کرتی تھیں یہ زینبؑ کہ دہائی اماں
بھائی بھائی میں ہوئی ہائے جدائی اماں
رو کے فرماتی تھیں کلثومؑ مرے ماں جائے
تنہا قاسمؑ ہوئے فرماتی تھیں فرواً ہائے ۹۷
یادِ شبرؑ میں حسینؑ ابنِ علیؑ چلائے
اے مرے بھائی کہاں غم کا یہ مارا جائے
خون روتا تھا فلک اور زمیں گریاں تھی
تھر تھراتی تھی فضا، قبر نبیؐ لرزاں تھی
لٹ گیا عین بہاراں میں رسالت کا چمن
لگ گیا ہائے مہ احمدؐ مرسل کو گہن ۹۸
سوئے فردوس چلے چھوڑ کے عترت کو حسنؑ
کیسے شبیرؑ نے بھائی کو دیا غسل و کفن
ظلم وہ تھا کہ لحد زہراؑ کی تھراتی تھی
فاطمہ زہراؑ کے رونے کی صدا آتی تھی

بعد مرنے کے ہوئے در پہ آزار شریر
ہائے تابوت پہ برسائے گئے ظلم کے تیر ۹۹
غیض میں آ کے جو غازی نے نکالی شمشیر
بہرِ عباسؑ ہوا ، صبر کا حکمِ شبیر
خانہ زہراؑ میں سب بیبیاں جاں کھوتی تھیں
سانحہ وہ تھا کہ کلثومِ حزیں روتی تھیں
اے حسنؑ قبر ملی ، غسل و کفن بھی پایا
وقتِ رحلت تو وطن میں تھا نہ بھوکا پیاسا ۱۰۰
پر ترے بھائی پہ کربل میں عجب وقت پڑا
چور زخموں سے تھا غربت میں ترا ماں جایا
تین دن کا تھا پیاسا بھی ،وہ تنہا رن میں
ظلم سے قتل ہوا کرب و بلا کے بن میں
مومنوں ابنِ علیؑ پر وہ ہوا ظلم و ستم
آج تو خلق و سخا بھی بنے آئینۂ غم ۱۰۱
لفظ ہیں گریہ کناں، چشمِ قلم ہے پرنم
کر لے سلطان دعا صدقۂ سلطانِ امم
اے خدا خامہ کو مدحت کا سلیقہ دیدے
علم کا ، میرے تخیل کو خزینہ دیدے

www.emarsiya.com

زندگی اور حسینؑ

کسی بھی زبان کے ادب میں ایک لفظ کے بہت سے معانی ہو سکتے ہیں لیکن ان سب معانیٰ کو دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ایک معنیٰ حقیقی اور دوسرے معنیٰ مجازی۔علمائے ادب کا تو یہ بھی خیال ہے کہ الفاظ کے معنیٰ بیان کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن بلکہ صحیح مفہوم لفظوں میں بیان کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

بہر حال عنوانِ مرثیہ پر قلم اٹھانے سے پہلے میں نے اپنے اسلوب کے مطابق قرآنِ مجید اور نہج البلاغہ کا بقدرِ ظرف مطالعہ کرنے کی کوشش کی۔خدا،رسولؐ اور اہلِ بیتؑ کے مفاہیم کی بھی عرق ریزی کی۔مغربی دانشوروں اور مفکرین کے افکار کو بھی اپنے معیارِ عقل سے ملحوظِ خاطر رکھا اور اور اختصار سے بیان اور نظم کرنے کی ادنیٰ سی کوشش کی۔

معنیٰ حقیقی میں زندگی صرف ''حی'' یعنی خدائے ذوالجلال ہے یا باقی رہنے والا خدا کا چہرہ یعنی چودہ معصومینؑ ہیں جو شرح الباقی ہیں۔

معنیٰ مجازی میں زندگی حیات و زیست سے تعبیر ہوئی ہے۔ اس زمین پر اہلِ دانش نے تخلیقاتِ خدا کو چار حصوں میں